بمصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست

بلاغت کوئز

محمد فہیم مصطفائی

نعمان پبلیکیشنز گوجرانوالہ

☆ فہرست ☆

فصاحت و بلاغت کوئز

س(1): فصاحت کا لغوی معنی کیا ہے؟

جواب: فصاحت لغت میں بیان اور ظہور کی خبر دیتی ہے۔

س(2): فصاحت کا اصطلاحی معنیٰ کیا ہے؟

جواب: فصاحت اصطلاحی طور پر مفرد، کلام اور متکلم کی صفت بنتی ہے۔

س(3): فصاحت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: فصاحت کی تین قسمیں ہیں۔ (۱)۔ فصاحت فی المفرد (۲)۔ فصاحت فی الکلام (۳)۔ فصاحت فی المتکلم

س(4): فصاحت فی المفرد کی تعریف کریں؟

جواب: مفرد کا تنافرِ حروف، غرابت اور مخالفت قیاس سے خالی ہونا۔

س(5): تنافر حروف کسے کہتے ہیں؟

جواب: کلمہ میں ایسا وصف جس کی وجہ سے کلمہ زبان پر ثقیل ہو جائے اور کلمہ کی ادائیگی مشکل ہو جائے۔ جیسے: [هُعْخُعْ]

س(6): غرابت کسے کہتے ہیں؟

جواب: غرابت یہ ہے کہ کلمہ کا معنیٰ ظاہر نہ ہو اور عام استعمال بھی نہ ہو۔ جیسے: [اِفْرَنْقَعَ] بمعنی [اِنْصَرَفَ]

س(7): مخالفتِ قیاس کسے کہتے ہیں؟

جواب: مخالفتِ قیاس یہ ہے کہ کوئی کلمہ صرفی قانون کے مطابق نہ ہو۔ جیسے: [اَجْلَل]

س(8): فصاحت فی الکلام کسے کہتے ہیں؟

جواب: کلام کا ضعف تالیف، تنافر کلمات اور تعقید سے خالی ہونا اس حال میں کہ اُس کے تمام کلمات فصیح ہوں۔

س(9): ضعف تالیف کسے کہتے ہیں؟

جواب: کلام کا نحوی قانون کے مطابق نہ ہونا۔ جیسے: ضمیر قبل الذکر لفظاً و حکماً لازم آئے۔

مثال: [ضَرَبَ غُلَامُهُ زَيْدًا] اس مثال میں [ہ] ضمیر کا مرجع زید ہے جو مفعول ہے اور مفعول لفظاً بھی مؤخر ہے اور حکماً بھی مؤخر ہوتا ہے۔

س(10): تنافر کلمات کسے کہتے ہیں؟

جواب: کلام میں ایسا وصف جس کی وجہ سے وہ زبان پر ثقیل ہو جائے اگر چہ ہر ہر کلمہ فصیح ہو۔

جیسے: [لَيسَ قُرْبَ قبرِ حربٍ قبرٌ]

س(11): تعقید کسے کہتے ہیں؟

جواب: تعقید یہ ہے کہ کوئی کلام کسی خلل کی وجہ سے اپنی مراد پر ظاہراً دلالت نہ کرے۔

س(12): تعقید کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: تعقید کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) تعقید لفظی (۲) تعقید معنوی

س(13): تعقید لفظی کی تعریف و مثال پیش کریں؟

جواب: تعقید لفظی یہ ہے کہ کلام میں ایسے اسباب پائے جائیں جن کی وجہ سے مراد سمجھنا مشکل ہو جائے، مثلاً تقدیم و تاخیر، مبتدا و خبر کے درمیان فصل وغیرہ۔

جیسے: [وما مثلُه فی الناس الا مملّکاً: ابو اُمه حیّ ابوه یقاربه]

یہ شعر اصل میں ایسے تھا: [وما مثله فی الناس حی یقاربه: الا مملک ابو اُمه ابوه]

س(14): تعقید معنوی کی تعریف و مثال کیا ہے؟

جواب: تعقید معنوی یہ ہے کہ کلام میں ایسے لازم بعیدہ استعمال کرنا جو کثیر واسطوں کے محتاج

ہوں اور مقصود پر دلالت کرنے والے قرائن بھی پوشیدہ ہوں۔

جیسے: [ساطلب بُعدَ الدار عنکم لتقربوا: وتسکب عینایَ الدموعَ لتجمُدا]

س(15): مذکورہ شعر کا ترجمہ کریں اور اس میں موجود تعقید معنوی کی وضاحت کریں؟

جواب: ترجمہ: ''میں عنقریب تم سے گھر کی دوری طلب کروں گا تاکہ تم قریب ہو جاؤ اور میری آنکھیں خون کے آنسو بہاتیں ہیں تاکہ وہ جم (جامد ہو) جائیں۔''

تعقید معنوی کی صورت یہ ہے کہ آنکھوں کے جم جانے کا صحیح معنیٰ یہ ہے کہ رونے کی حالت میں آنکھیں آنسو نہ بہائیں مگر یہاں خوشی کے وقت آنسو نہ بہانا مراد لیا گیا ہے جو کہ تعقید معنوی ہے۔

س(16): کیا مفرد کا کراہت فی السمع سے خالی ہونا بھی ضروری ہے؟

جواب: جی نہیں!!!

س(17): کیا کلام کا کثرتِ تکرار اور تتابعِ اضافت (پے در پے اضافت) سے خالی ہونا بھی ضروری ہے؟

جواب: جی نہیں کیونکہ اِن دونوں چیزوں کا اِستعمال قرآنِ مجید میں ہوا ہے۔

س(18): کثرتِ تکرار اور تتابعِ اِضافت کی مثال قرآنِ مجید سے پیش کریں؟

جواب: کثرتِ تکرار کی مثال، جیسے: [ونفسٍ وّماسوّاها فالهمها فجورها وتقواها]

تتابعِ اِضافت کی مثال، جیسے: [ذکرُ رحمةِ ربّك]

س(19): فصاحت فی المتکلم کسے کہتے ہیں؟

جواب: متکلم میں ایسا ملکہ پایا جانا جس کی وجہ سے وہ اپنے مقصود کو فصیح لفظ کے ساتھ ادا کرنے پر قادر ہو۔

س(20): بلاغت کا لغوی معنیٰ کیا ہے؟

جواب: بلاغت لغت میں وصول اور اِنتہاء کے معنیٰ میں آتی ہے۔

س(21): بلاغت کا اصطلاحی معنیٰ کیا ہے؟

جواب: اصطلاح میں بلاغت کلام اور متکلم کی صفت بنتی ہے۔

س(22): بلاغت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: بلاغت کی دو قسمیں ہیں۔ (۱). بلاغت فی الکلام (۲). بلاغت فی المتکلم

س(23): بلاغت فی الکلام کی کیا تعریف ہے؟

جواب: کلام کا مقتضیٰ حال کے مطابق ہونا اس حال میں کہ کلام فصیح بھی ہو۔

س(24): حال کسے کہتے ہیں؟

جواب: حال ایسا امر ہے جو کلام میں کسی خصوصیت لانے کا تقاضا کرے۔

س(25): مقتضیٰ کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ کلامِ کلی جو کسی خصوصیت پر مشتمل ہو۔

س(26): مقتضیٰ حال کو کسی مثال کے ذریعے واضح کریں؟

جواب: جیسے مخاطب کا کسی حکم کا اِنکار کرنا ایک حال ہے جو حکم کی تاکید لانے کا تقاضا کرتا ہے اور تاکید مقتضیٰ ہے۔

س(27): مقام کسے کہتے ہیں؟

جواب: حال کو ہی مقام کہتے ہیں۔

س(28): اِعتبارِ مناسب کسے کہتے ہیں؟

جواب: مقتضیٰ حال کو ہی اِعتبارِ مناسب کہتے ہیں۔

س(29): کیا مقتضیٰ حال مختلف ہوتا رہتا ہے؟

جواب: ہاں! مقتضیٰ حال مختلف ہوتا رہتا ہے کیونکہ کلام کے مقامات مختلف ہوتے رہتے ہیں۔

س(30): کلام کے مقامات کے مختلف ہونے کی صورتیں بیان کریں؟

جواب: تنکیر ایک مقام ہے اور یہ مبائن ہے تعریف کے مقام کے، اِسی طرح اِطلاق کا مقام

تقیید کے مقام کے خلاف ہے، تقدیم کا مقام تاخیر کے مقام کے خلاف ہے، ذکر کا مقام حذف کے مقام کے خلاف ہے، فصل کا مقام وصل کے مقام کے خلاف ہے، ایجاز کا مقام اِطناب اور مساواۃ کے مقام کے خلاف ہے، ذکی کو خطاب کا مقام غبی کو خطاب کے مقام کے خلاف ہے۔

س(31): بلاغت کی کتنی طرفیں ہیں؟

جواب: بلاغت کی تین اَطراف ہیں۔ (۱). طرفِ اَعلیٰ اور جو اس کے قریب ہے۔ (۲). طرفِ اَسفل۔ (۳). طرفِ متوسط۔

س(32): طرفِ اَعلیٰ اور اس کے قریب سے کیا مراد ہے؟

جواب: اِس سے مراد حدِ اِعجاز ہے۔

س(33): طرفِ اَسفل کسے کہتے ہیں؟

جواب: طرفِ اَسفل یہ ہے کہ اگر اُس سے نیچے کلام لایا جائے تو وہ بلغاء کے نزدیک اَصواتِ حیوان ہو جائے۔

س(34): طرفِ متوسط کیا ہے؟

جواب: طرفِ اَعلیٰ و اَسفل کے درمیان مراتب متوسط ہیں جو متفاوت ہیں اور مقامات کے تفاوت کی وجہ سے بعض بعض سے اعلیٰ ہیں۔

س(35): بلاغت فی المتکلم کی تعریف کریں؟

جواب: متکلم میں ایسا ملکہ ہو جس کی وجہ سے وہ بلیغ کلام ادا کرنے پر قادر ہو۔

س(36): فصاحت و بلاغت میں نسبت کیا ہے؟

جواب: فصاحت و بلاغت میں عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے، ہر بلیغ فصیح ہے مگر ہر فصیح بلیغ نہیں بلکہ بعض فصیح بلیغ ہوں گے، بعض نہیں۔

س(37): بلاغت کا مرجع کتنی چیزیں ہیں؟

جواب: بلاغت کا مرجع دو چیزیں ہیں۔ (۱). معنی مرادی کو ادا کرنے میں خطا سے بچنا

(۲). کلام فصیح کو غیر فصیح سے ممتاز کرنا

س(38): بلاغت کے پہلے مرجع کی پہچان کہاں سے حاصل ہوگی؟

جواب: بلاغت کے پہلے مرجع کی پہچان علم معانی سے حاصل ہوگی۔

س(39): بلاغت کے دوسرے مرجع کی پہچان کہاں سے حاصل ہوگی؟

جواب: بلاغت کے دوسرے مرجع کو تعقید معنوی کے علاوہ چار چیزوں سے پہچانا جاتا ہے۔

(۱). متن لغت (۲). علمِ صرف (۳). علمِ نحو (۴). حس

س(40): تعقیدِ معنوی کو کہاں سے پہچانا جاتا ہے؟

جواب: تعقیدِ معنوی کی پہچان علمِ بیان سے ہوئی۔

س(41): وجوہِ تحسین کی پہچان کیسے ہوگی؟

جواب: وجوہِ تحسین کی پہچان علمِ بدیع سے حاصل ہوگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فنِ اول: علمِ معانی

س(42): علمِ معانی کی تعریف کریں؟

جواب: علمِ معانی وہ علم ہے جس کے ذریعے لفظِ عربی کے وہ اَحوال پہچانے جائیں جن کی وجہ سے لفظ مقتضیٰ حال کے مطابق ہوتا ہے۔

س(43): علمِ معانی کے کتنے ابواب ہیں؟

جواب: علمِ معانی کے 8ابواب ہیں. (۱). اَحوالِ اِسنادِ خبری (۲). اَحوالِ مسند اِلیہ (۳). اَحوالِ مسند (۴). اَحوالِ متعلقاتِ فعل (۵). قصر (۶). اِنشاء (۷). فصل و وصل (۸). اِیجاز، اِطناب، مساوات

س(44): صدق وکذبِ خبر کے بارے کیا اِختلاف ہے؟

جواب: [۱]: جمہور آئمہ کے نزدیک خبر واقع کے مطابق ہے تو صدق ہے اور اگر خبر واقع کے مطابق نہیں تو کذب ہے۔

[۲]: نظام معتزلی کے نزدیک خبر مُخبِر کے اعتقاد کے مطابق ہے تو صدق ہے اور اگر مخبر کے اعتقاد کے مطابق نہیں ہے تو کذب۔

[۳]: جاحظ معتزلی کے نزدیک خبر واقع کے مطابق ہو اور ساتھ اُس کے مطابق ہونے کا عقیدہ بھی ہو تو صدقِ خبر ہے اور اگر خبر واقع کے مطابق نہیں اور ساتھ عقیدہ بھی یہ ہے کہ وہ واقع کے مطابق نہیں تو یہ کذبِ خبر ہے۔

س(45): کیا کوئی ایسی خبر بھی ہے جو نہ سچی ہے نہ جھوٹی؟

جواب: جمہور کے نزدیک ایسی کوئی خبر نہیں، البتہ جاحظ کے نزدیک چار خبریں ایسی ہیں جو نہ سچی ہیں اور نہ جھوٹی۔

س(46): وہ چار خبریں کون سی ہیں؟

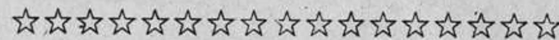
جواب: وہ چار خبریں یہ ہیں.

[۱]. خبر واقع کے مطابق ہے مگر اعتقاد یہ ہو کہ خبر واقع کے مطابق نہیں ہے۔

[۲]. خبر واقع کے مطابق ہو مگر اعتقاد بالکل نہ ہو۔

[۳]. خبر واقع کے مطابق ہو مگر اعتقاد یہ ہو کہ خبر واقع کے مطابق ہے۔

[۴]. خبر واقع کے مطابق نہ ہو اور اعتقاد بھی بالکل نہ ہو۔



باب اول: اَحوالِ اِسنادِ خبری

س(47): اسناد کی تعریف کریں؟

جواب: کسی کلمہ یا اُس کے قائم مقام کا دوسرے کلمے کے ساتھ اس طرح ملنا کہ وہ مخاطب کو اِس بات کا فائدہ دے کہ اُن دو کلموں میں سے ایک یعنی مَحکوم بہ دوسرے یعنی مَحکوم علیہ کے لیے ثابت ہے یا اُس سے منتفی ہے۔

س(48): مخبر کتنے مقاصد کے لیے خبر دیتا ہے؟

جواب: دو مقاصد کے لیے: (۱). فائدۃ الخبر (۲). لازم فائدۃ الخبر

س(49): فائدۃ الخبر کسے کہتے ہیں؟

جواب: اگر مخبر کا مقصود اپنی خبر سے مخاطب کو حکم کا فائدہ پہنچانا ہے تو اُسے فائدۃ الخبر کہتے ہیں، یہ اُس وقت ہوگا جب مخاطب خالی الذھن ہو۔

س(50): لازم فائدۃ الخبر کسے کہتے ہیں؟

جواب: اگر مخبر کا مقصود اپنی خبر سے اپنے عالم بالحکم ہونے کا فائدہ پہچانا ہے تو اُسے لازم فائدۃ الخبر کہتے ہیں، یہ اُس وقت ہوگا جب مخاطب حکم کو جانتا ہو۔

س(51): مخاطب کے خالی الذہن ہونے یا نہ ہونے کے لحاظ سے کلام کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: اس اعتبار سے کلام کی تین قسمیں ہیں (۱). طلبی (۲). ابتدائی (۳). انکاری

س(52): کلام ابتدائی کسے کہتے ہیں؟

جواب: اگر مخاطب خالی الذہن ہو یعنی اس کے ذہن میں کوئی حکم نہیں تو اِس صورت میں کلام میں کسی قسم کی تاکید نہ لانا کلام ابتدائی ہے۔ جیسے [زیدٌ قائمٌ]

س(53): کلامِ طلبی کسے کہتے ہیں؟

جواب: اگر مخاطب نسبت کے واقع ہونے یا نہ ہونے میں شک کرنے والا ہو تو اُس کے ساتھ کلام کرنا کلامِ طلبی ہے اور اِس صورت میں کلام کو کسی تاکید سے مؤکد کرنا مستحسن ہے۔ جیسے: [اِنَّ زیدًا قائمٌ]

س(54): کلامِ انکاری کسے کہتے ہیں؟

جواب: اگر مخاطب حکم کا انکار کرنے والا ہے تو یہ کلامِ انکاری ہے اور اِس صورت میں تاکید لانا واجب ہے۔ جیسے: [واللہِ اَنَّ زیدًا قائمٌ]

س(55): کلامِ انکاری کی کوئی مثال قرآنِ مجید سے پیش کریں؟

جواب: ارشادِ باری تعالیٰ ہے: [ربنا یعلم انا الیکم لمرسلون]

س(56): مقتضیٰ ظاہر الحال اور مقتضیٰ الحال میں کیا فرق اور کیا نسبت ہے؟

جواب: ان میں عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے یعنی ہر مقتضیٰ ظاہر مقتضیٰ الحال ضرور ہوگا، مگر ہر مقتضیٰ الحال کا مقتضیٰ ظاہر ہونا ضروری نہیں۔

• جیسا کہ کوئی کلام مقتضیٰ ظاہر کے خلاف: و تو یہ کلام مقتضیٰ حال کے مطابق تو ہوگا مگر مقتضیٰ ظاہر کے مطابق نہ ہوگا، لہٰذا مقتضیٰ حال مقتضیٰ ظاہر الحال کے بغیر پایا جاسکتا ہے۔

س(57): کیا کلام کو مقتضیٰ ظاہر کے خلاف لایا جاسکتا ہے؟

جواب: جی ہاں!

س(58): کتنی صورتوں میں لایا جاسکتا ہے؟

جواب: تین صورتوں میں لایا جاسکتا ہے۔ [۱]. جب کسی غیر سائل کو سائل کے قائم مقام کیا جائے، پس غیر سائل کا تو تقاضا ہے کہ اُس کے سامنے تاکید نہ لائی جائے مگر اُسے کسی نکتہ کی وجہ سے سائل قرار دے کر مؤکد کلام کیا جائے تو یہ مقتضیٰ ظاہر کے خلاف کلام ہے اور یہاں تاکید لانا مستحسن ہے۔

[۲]. جب غیر منکر کو منکر کے قائم مقام کیا جائے تو تاکید لانا واجب ہے کیونکہ غیر منکر کا تقاضا تو یہ تھا کہ تاکید نہ لائی جائے مگر اُسے منکر قرار دینا نکتہ کی وجہ سے اسلئے تاکید لانا واجب ہے۔

[۳]. منکر کو غیر منکر کے قائم مقام کیا جائے تو تاکید نہیں لائی جائیگی۔

س(59): پہلی صورت میں نکتہ کیا ہے؟

جواب: نکتہ یہ ہے کہ اگر غیر سائل کے سامنے کوئی ایسا کلام کیا گیا جو کسی خبر کی طرف اشارہ کرتا ہے اور جسے سن کر وہ غیر سائل اس طرح خبر کا انتظار کرے جیسے وہ طالب ہے اور متردّد (شک کرنے والا) ہے۔

س(60): دوسری صورت میں کیا نکتہ ہے؟

جواب: جب غیر منکر پر علاماتِ انکار ظاہر ہوں تو اُسے منکر کے قائم مقام کیا جاتا ہے۔

س(61): تیسری صورت میں کیا نکتہ ہے؟

جواب: جب منکر کے پاس ایسے دلائل وشواہد موجود ہوں کہ اگر منکر اُن میں غور کرلے تو اپنے انکار سے باز آجائے۔

اِسناد کی اَقسام

س(62): اسناد کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: مطلقاً اسناد خبری ہو یا انشائی، اس کی دو قسمیں ہیں.

(۱). حقیقۃ عقلیہ (۲). مجاز عقلیہ

س(63): اسنادِ حقیقۃ عقلیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: فعل یا معنیٰ فعل کو اُس چیز کی طرف منسوب کرنا جس کے لیے فعل یا معنیٰ فعل ثابت ہوں متکلم کے نزدیک متکلم کے ظاہر حال میں۔

س(64): اسنادِ حقیقۃ عقلی کی کوئی مثال پیش کریں؟

جواب: جیسے کسی مومن کا قول: [اَنْبَتَ اللّٰہُ الْبَقْلَ] اللہ تعالیٰ نے سبزیوں کو اُگایا۔

س(65): یہ اسناد کی تعریف اسناد کی کتنی قسموں کو شامل ہے؟

جواب: یہ تعریف 6 قسموں میں سے 4 کو شامل ہے۔

س(66): وہ چار قسمیں کون سی ہیں جن کو یہ تعریف شامل ہے؟

جواب: (۱): واقع اور اعتقاد دونوں کے مطابق ہو۔ (۲): واقع اور اعتقاد دونوں کے مطابق نہ ہو۔ (۳): واقع کے مطابق ہو لیکن اعتقاد کے مطابق نہ ہو۔ (۴): اعتقاد کے مطابق ہو لیکن واقع کے مطابق نہ ہو۔

س(67): اسنادِ مجازِ عقلی کسے کہتے ہیں؟

جواب: فعل یا معنیٔ فعل کا تاؤل وقرینہ کے ساتھ اُس کے ایسے ملابس کی طرف اِسناد کرنا جو ما ھولہ کا غیر ہو۔

س(68): کیا مجازِ عقلی کا کوئی اور نام ہے؟

جواب: جی ہاں! اس کے تین نام اور ہیں.

(۱): مجازِ حکمی (۲): اسنادِ مجازی (۳): مجاز فی الاثبات

س(69): فعل کے ملابسات کتنے ہیں؟

جواب: یہ 6 ہیں.

(۱): فاعل (۲): مفعول (۳): مصدر (۴): زمان (۵): مکان (۶): سبب

س(70): مجازِ عقلی کی مسند ومسند الیہ کے حقیقت ومجاز ہونے کے لحاظ سے کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: چار قسمیں ہیں.

(۱): دونوں حقیقتِ لغویہ ہوں یعنی مسند ومسند الیہ دونوں اپنے معنیٔ موضوع لہ میں استعمال ہوں۔ جیسے: مسلمان کہے: [اَنبتَ الربیع البقلَ]

(۲): دونوں مجازِ لغوی ہوں. جیسے: مؤمن کہے [اَحیی الارضَ شبابُ الزمان] ''زمانے کی جوانی نے زمین کو زندہ کیا''۔

(۳): مسند حقیقت اور مسند الیہ مجاز ہو جیسے: مومن کہے۔

[انبت البقلَ شبابُ الزمان]

(۴): مسند مجاز اور مسند الیہ حقیقت ہو جیسے: مومن کہے [احی الارضَ الربیعُ]

س(71): قرآن پاک سے مجازِ عقلی کی چند مثالیں پیش کریں؟

جواب: (۱): [واذا تُلیتْ علیهم اٰیاتُه زادتهم ایمانا]

(۲): [یذبح ابنائهم] (۳): [یوماً یجعل الولدانَ شیباً]

(۴): [اَخرجت الارضُ اثقالَها]

س(72): کیا مجازِ عقلی انشاء میں بھی جاری ہوتا ہے یا صرف خبر کے ساتھ خاص ہے؟

جواب: یہ خبر کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ انشاء میں بھی جاری ہوتا ہے۔

جیسے [یا هامانُ ابنِ لی صرحاً۔ | صلوتُكَ تامرُك]

س(73): کیا مجازِ عقلی مراد لینے کے لیے کوئی قرینہ ہونا ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں! اگر قرینہ نہ ہوگا تو ذہن حقیقت کی طرف منتقل ہو جائے گا۔

س(74): کیا مجازِ عقلی کے قرینہ کی کوئی اقسام ہیں؟

جواب: جی ہاں! اس کی دو اقسام ہیں۔ (۱): لفظی قرینہ (۲): معنوی قرینہ

س(75): کیا مجازِ عقلی کا کسی نے انکار بھی کیا ہے؟

جواب: جی ہاں! علامہ یعقوب یوسف سکاکی نے مجازِ عقلی کا اِنکار کیا ہے مگر جمہور بلغاء وفصحاء کے نزدیک مجازِ عقلی درست ہے۔

س(76): علامہ سکاکی کے نزدیک مذکورہ مثالوں میں کونسا اِسناد ہے؟

جواب: وہ مذکورہ مثالوں میں استعارہ بالکنایہ مانتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆ ☆☆☆☆☆☆☆

بابِ ثانی: اَحوالِ مسندالیہ

س(77): اَحوالِ مسندالیہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: اَحوالِ مسندالیہ سے مراد وہ اُمور ہیں جو مسندالیہ کو مسندالیہ ہونے کی حیثیت سے عارض ہوں۔

س(78): مسندالیہ کے اَحوال کون کونسے ہیں؟

جواب: مسندالیہ کے کُل 12 اَحوال ہیں۔

(۱)۔ مسندالیہ کو حذف کرنا (۲)۔ مسندالیہ کو ذکر کرنا (۳)۔ مسندالیہ کو معرفہ لانا (۴)۔ مسندالیہ کو نکرہ لانا (۵)۔ مسندالیہ کو صفت لانا (۶)۔ مسندالیہ کی تاکید لانا (۷) مسندالیہ کے بعد عطف بیان لانا (۸)۔ مسندالیہ کا بدل لانا (۹)۔ مسندالیہ کا معطوف لانا (۱۰)۔ مسندالیہ کے بعد ضمیر فصل لانا (۱۱)۔ مسندالیہ کو مقدم کرنا (۱۲)۔ مسندالیہ کو مؤخر لانا۔

س(79): مسندالیہ کو معرفہ لانے کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب: یہ کُل چھ 6 صورتیں ہیں۔

(۱)۔ معرفہ بالاضمار (۲)۔ معرفہ بالعلم (۳)۔ معرفہ بالموصول

(۴)۔ معرفہ بالاشارہ (۵)۔ معرفہ باللام (۶)۔ معرفہ بالاضافت

☆ مسندالیہ کو حذف کرنا ☆

س(80): کتنی صورتوں میں مسندالیہ کو حذف کرنا اولیٰ ہے؟

جواب: دس صورتوں میں مسندالیہ کو حذف کرنا اَولیٰ ہے۔

(۱)۔ عبث سے بچنے کے لیے (۲)۔ قوی کی طرف رجوع کرنے کے لیے

(۳)۔ سامع کی سمجھ کا اِمتحان لینے کے لیے (۴)۔ سامع کی سمجھ کی مقدار کا حساب لینے کیلئے

(۵)۔ اپنی زبان کو مسند الیہ کی تعظیم یا تحقیر کی وجہ سے محفوظ رکھنے کیلئے (۶)۔ ضرورت کے وقت انکار کرنے کیلئے (۷)۔ مسند الیہ محذوف کے معین ہونے کی وجہ سے (۸)۔ مقام کے تنگ ہونے کی وجہ سے (۹)۔ وزنِ شعری یا سجع کی حفاظت کیلئے (۱۰)۔ غیر مخاطب سے معاملہ چھپانے کیلئے۔

☆ مسند الیہ کو ذکر کرنے کے اَحوال ☆

س(81): مسند الیہ کو ذکر کرنے کے اَحوال کتنے ہیں؟

جواب: مسند الیہ کو ذکر کرنے کے 10 اَحوال ہیں۔

(۱): مسند الیہ کو ذکر کرنا ہی اصل ہے۔ (۲): قرینہ کے کمزور ہونے کی وجہ سے ذکر کیا جاتا ہے۔ (۳): سامع کے کند ذھن ہونے پر تنبیہ کرنے کیلئے۔ (۴): زیادہ وضاحت اور پختگی کیلئے۔ (۵): مسند الیہ کی تعظیم کے اظہار کے لیے۔ (۶): مسند الیہ کی تذلیل کے اظہار کے لیے۔ (۷): مسند الیہ سے لذت حاصل کرنے کیلئے۔ (۸): سامع پر بات کو پختہ کرنے کیلئے تاکہ وہ انکار نہ کر سکے۔ (۹): تعجب کے اظہار کے لیے جب حکم غریب ہو۔ (۱۰): کسی معاملے کی گواہی کیلئے۔

☆ مسند الیہ کو معرفہ لانے کے اَحوال ☆

س(82): مسند الیہ کو معرفہ لانے کے کتنے اَحوال ہیں؟

جواب: مسند الیہ کو معرفہ لانے کی کل 6 صورتیں ہیں۔

س(83): مسند الیہ کو معرفہ لانے کی پہلی صورت (معرفہ بالا ضمار) کے کتنے اَحوال ہیں؟

جواب: ایک ہی حالت ہے کہ جب مقام غائب، مخاطب یا متکلم کا ہوتا ہے۔

س(84): مسند الیہ کو معرفہ لانے کی دوسری صورت (معرفہ باالعلم) کے کتنے اَحوال ہیں؟

جواب: اس کے سات اَحوال ہیں.

(۱): مسند الیہ کے معین ہونے کی وجہ سے۔ (۲): مسند الیہ کی تعظیم کی وجہ سے۔ (۳): مسند الیہ کی اہانت کی وجہ سے۔ (۴): ایسے لفظ سے کنایہ بنانا جو علم کی صلاحیت رکھتا ہے۔ (۵): مسند الیہ کے نام سے لذت کا وہم ڈالنا۔ (۶): مسند الیہ سے تبرک حاصل کرنا۔ (۷): بدفالی کیلئے۔

س(85): مسند الیہ کو معرفہ لانے کی تیسری صورت (معرفہ باالموصول) کے کتنے احوال ہیں؟

جواب: مسند الیہ کو معرفہ بالموصول لانے کے دس احوال ہیں.

(۱): جب مخاطب کو صلہ کے علاوہ دوسرے اُمور مختصہ بالمسند الیہ کا علم نہ ہو۔ (۲): نام کو ذکر کرنا برا سمجھے۔ (۳): زیادتی تقریر کیلئے۔ (۴): عظمت و بڑھائی بیان کرنے کیلئے۔ (۵): مخاطب کو غلطی پر تنبیہ کرنے کیلئے۔ (۶): آنے والی خبر کی نوع کی طرف اشارہ کرنے کیلئے۔ (۷): کبھی غیر خبر کی عظمت شان کی طرف اشارہ کرنے کیلئے۔ (۸): کبھی خبر کی توہین کی طرف اشارہ کرنے کیلئے۔ (۹): کبھی غیر خبر کی توہین کی طرف اشارہ کرنے کیلئے۔

س(86): مسند الیہ کو معرفہ لانے کی چوتھی صورت (معرفہ بالاشارہ) کے کتنے احوال ہیں؟

جواب: اس کے کل سات احوال ہیں.

(۱): مسند الیہ کو کامل طور پر ممتاز کرنے کیلئے۔ (۲): سامع کی کند ذہنی کی طرف اشارہ کرنے کیلئے۔ (۳): قرب یا بعد یا متوسط مسند الیہ کے حال کو بیان کرنے کیلئے۔ (۴): مسند الیہ کے مدلول کی تحقیر و تذلیل کیلئے۔ (۵): مسند الیہ کے مدلول کی تعظیم کیلئے اشارہ۔ (۶): مسند الیہ کے مدلول کی تحقیر کیلئے اسم اشارہ بعید کے ساتھ۔ (۷): تاکہ سامع کو تنبیہ ہو جائے بعید کے ساتھ کہ مشار الیہ کے بعد جو اَوصاف ہیں، مشار الیہ انہی اَوصاف کی وجہ سے اِسم اِشارہ کے بعد آنے والے حکم کا مستحق ہوا ہے۔

س(87): مسند الیہ کو معرفہ لانے کی پانچوی صورت (معرفہ باللام) لانے کے کتنے احوال ہیں؟

جواب: اِس کے کل چار اَحوال ہیں.

(۱): تاکہ خارج میں موجود چیز کی طرف اِشارہ کیا جائے۔ (۲): تاکہ اِس کے

ذریعےنفسِ حقیقت ومفہومِ مسمّی کی طرف اشارہ پایاجائے۔ (۳): تاکہ حقیقت کے اَفراد میں سے ایک فردِ مبہم وغیرمعین کی طرف اِشارہ ہوجائے۔ (۴): تاکہ حقیقت کے کل افراد کی طرف اشارہ کیاجائے۔

س(88): مسندالیہ کومعرفہ لانے کی چھٹی صورت معرفہ بالاضافۃ)لانے کے کتنے اَحوال ہیں؟

جواب: اِس کے پانچ اَحوال ہیں.

(۱): جب مسندالیہ کوسامع کے ذہن میں مختصر طور پر حاضر کرنا مقصود ہو۔ (۲): جب مضاف یامضاف الیہ یااِن دونوں کے علاوہ کی تعظیم مقصود ہو۔ (۳): جب مضاف یامضاف الیہ یا ان دونوں کے علاوہ کی تحقیر مقصود ہو۔ (۴): جب مسندالیہ کی تفصیل کرنا عادۃً محال ہو۔ (۵): جب تفصیل کرنے سے کوئی مانع موجود ہو۔

☆ مسندالیہ کونکرہ لانا ☆

س(89): مسندالیہ کونکرہ لانے کے کتنے اَحوال ہیں؟

جواب: اِس کے کل چاراَحوال ہیں.

(۱): ایک فرد کو بیان کرنا مقصود ہو۔ (۲): جب مسندالیہ کی تعظیم یاتحقیر مقصود ہو۔ (۳): جب مسندالیہ کی کثرت یاقلت بیان کرنا مقصود ہو۔ (۴): جب مسندالیہ نفی کے بعد ہو۔

☆ مسندالیہ کووصف لانا ☆

س(90): مسندالیہ کی صفت لانے کے کتنے اَحوال ہیں؟

جواب: اِس کے کل 5 احوال ہیں. (۱): جب مسندالیہ کوواضح کرنا مقصود ہوتو اُس کی صفت لاتے ہیں۔ (۲): جب مسندالیہ کی تخصیص مقصود ہو۔ (۳): مسندالیہ کی مدح کرنا مقصود ہو۔ (۴): جب مسندالیہ کی مذمت کرنا مقصود ہو۔ (۵): جب مسندالیہ کومؤکد کرنا مقصود ہو۔

☆ مسندالیہ کی تاکید لانا ☆

س(91): مسندالیہ کی تاکید لانے کے کتنے احوال ہیں؟

جواب: اس کے 4 احوال ہیں.

(۱): مسندالیہ کی پختگی کیلئے۔ (۲): مجاز کے وہم کو دور کرنے کیلئے۔ (۳): سہو کے وہم کو دور کرنے کیلئے۔ (۴): عدمِ شمول کے وہم کو دور کرنے کیلئے۔

☆ مسندالیہ کے بعد عطفِ بیان لانا ☆

س(92): مسندالیہ کے بعد عطف بیان لانے کے کتنے احوال ہیں؟

جواب: چونکہ عطفِ بیان اِسم مختص بہ کی وضاحت کرتا ہے، اِس لیے عطفِ بیان لاتے ہیں، یہ ایک ہی حالت ہے۔

☆ مسندالیہ کا بدل لانا ☆

س(93): مسندالیہ کا بدل لانے کے کتنے اَحوال ہیں؟

جواب: اس کی بھی ایک صورت ہے کہ جب مسندالیہ کو زیادہ پختہ کرنا مقصود ہو۔

☆ مسندالیہ کا عطف لانا ☆

س(94): مسندالیہ کے ساتھ معطوف لانے کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب: اس کے کل چار اَحوال ہیں.

(۱): جب اختصار کے ساتھ مسندالیہ کی تفصیل مقصود ہو۔ (۲): سامع کی غلطی کو رد کرنا

مقصود ہو۔ (۳): جب حکم کو محکوم علیہ کی طرف پھیرنا مقصود ہو۔ (۴): جب سامع کو شک میں ڈالنا مقصود ہو۔

☆ مسندالیہ کے بعد ضمیرِ فصل لانا ☆

س(95): مسندالیہ کے بعد ضمیر فصل لانے کے کتنے احوال ہیں؟

جواب: اس کی بھی ایک ہی صورت ہے کہ جب مسندالیہ کو مسند کے ساتھ خاص کرنا مقصود ہو۔

☆ مسندالیہ کو مقدم کرنا ☆

س(96): مسندالیہ کو مقدم کرنے کے کتنے احوال ہیں؟

جواب: اس کے نو 9 احوال ہیں.

(۱): اس وجہ سے کہ مسندالیہ کا ذکر اہم ہے۔ (۲): اِس وجہ سے کہ مسندالیہ کو مقدم کرنا بھی اصل ہے۔ (۳): خبر کو سامع کے ذہن میں پختہ کرنا مقصود ہو۔ (۴): خوشی کا جلدی اِظہار مقصود ہو۔ (۵): اس بات کا وہم ڈالنے کے لیے مسندالیہ دل سے زائل یا برائی نہیں ہونے والا۔ (٦): مسندالیہ سے لذت حاصل کرنے کیلئے۔ (۷): مسندالیہ کی تعظیم یا تحقیر مقصود ہو۔ (۸): جب مسندالیہ کی تخصیص کا فائدہ دینا مقصود ہو۔ (۹): جب مسندالیہ میں عموم مقصود ہو۔

☆ مسندالیہ کو مؤخر کرنا ☆

س(97): مسندالیہ کے مؤخر کرنے کے کتنے احوال ہیں؟

جواب: اس کی ایک ہی حالت ہے کہ جب مقام مسند کے مقدم ہونے کا تقاضا کرے۔

فنِ ثانی : علم البیان

س(98): علمِ بیان کی تعریف کریں؟

جواب: یہ ایسا علم ہے جس کے ذریعے ایک معنی کو مختلف طریقوں سے لانے کی پہچان حاصل ہو، معنی پر دلالت کے واضح ہونے میں، یعنی بعض طریقے واضح ہوں گے اور بعض اوضح ہوں گے۔

س(99): علمِ بیان کی اس کے علاوہ کوئی اور تعریف کریں؟

جواب: علمِ معانی کی ایک تعریف یہ بھی کی جاتی ہے کہ یہ وہ علم ہے جس میں تشبیہ، مجاز اور کنایہ کے بارے بحث کی جاتی ہے۔

س(100): تشبیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایک امر کو دوسرے امر کے ساتھ کسی وصف میں اَداۃِ تشبیہ کے ساتھ لاحق کرنا کسی غرض کے لیے۔

س(101): پہلے امر کو کیا کہیں گے؟

جواب: مشبَّہ یعنی جسے تشبیہ دی گئی۔

س(102): دوسرے امر کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: مشبَّہ بہ یعنی جس کے ساتھ تشبیہ دی گئی۔

س(103): تشبیہ کے بارے کتنی بحثیں ضروری ہیں؟

جواب: تین: (۱): ارکانِ تشبیہ (۲): اقسامِ تشبیہ (۳): غرضِ تشبیہ

س(104): ارکانِ تشبیہ کتنے ہیں؟

جواب: یہ چار ہیں۔ (۱): مشبَّہ (۲): مشبَّہ بہ (۳): وجہ شبہ (۴): اداۃِ تشبیہ

س(105): ارکانِ تشبیہ کو مثال سے واضح کریں؟

جواب: [العلم کالنور فی الھدایۃ] "علم نور کی طرح ہے ہدایت میں۔"

اس مثال میں [علم] مشبہ ہے، [نور] مشبہ بہ ہے، [ہدایت] وجہ شبہ ہے اور [کاف] اداۃ تشبیہ ہے۔

س(106): مشبہ بہ کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب: مشبہ بہ کی تین صورتیں ہیں:

[۱]: دونوں اطراف یعنی مشبہ ومشبہ بہ حسی ہوں، جیسے [الورق کالحریر فی النعومۃ] "کاغذ ریشم کی طرح ہے نرمی میں۔"

[۲]: دونوں عقلی ہوں، جیسے: [الجھل کالموت] "جہالت موت کی طرح ہے۔"

[۳]: ایک حسی ہو اور ایک عقلی ہو، جیسے: [خلقہ کالعطر] "اس کی عادت خوشبو کی طرح ہے۔"

س(107): وجہ شبہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ خاص وصف ہے جس میں طرفین کے مشترک ہونے کا ارادہ کیا گیا ہو جیسے: علم ونور میں ہدایت

س(108): اداۃ تشبیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ لفظ جو مشابہت کے معنی پر دلالت کرے، جیسے: کاف

اقسام تشبیہ

س(109): تشبیہ کی مختلف اعتبارات سے کتنی اقسام ہیں؟

جواب: تشبیہ کی مختلف اعتبارات سے چار تقسیمیں ہیں.

تقسیم اول

س(110): تشبیہ کی طرفین کے اعتبار سے کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: تشبیہ کی طرفین کے اعتبار سے چار قسمیں ہیں:
[۱]: مفرد کی مفرد کے ساتھ تشبیہ. [۲]: مرکب کی مرکب کے ساتھ تشبیہ.
[۳]: مفرد کی مرکب کے ساتھ تشبیہ. [۴]: مرکب کی مفرد کے ساتھ تشبیہ.

تقسیم ثانی

س(111): طرفین کے اعتبار سے تشبیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟
جواب: طرفین کے اعتبار سے ہی دو اور قسمیں ہیں: [۱]: ملفوف [۲]: مفروق

تقسیم ثالث

س(112): وجہ شبہ کے اعتبار سے تشبیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟
جواب: اس اعتبار سے دو قسمیں ہیں: [۱]: تمثیل [۲]: غیر تمثیل

تقسیم رابع

س(113): ادات تشبیہ کے اعتبار سے کتنی قسمیں ہیں؟
جواب: ادات تشبیہ کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں [۱]: موکد [۲]: مرسل
س(114): اغراض تشبیہ کون کونسی ہیں؟
جواب: اغراض تشبیہ مندرجہ ذیل ہیں:
مشبہ کے ممکن ہونے کا بیان کرنا. مشبہ کی حالت کو بیان کرنا. مشبہ کی حالت کی مقدار کو بیان کرنا. مشبہ کی حالت کو پختہ کرنا
س(115): مجاز کسے کہتے ہیں؟
جواب: [هو اللفظ المستعمل في غير ما وضع له لعلاقة مع قرينة]

''وہ لفظ جو موضوع لہ کے غیر میں علاقہ کی بنا پر قرینہ کے ساتھ مستعمل ہو۔''

جیسے: [یجعلون اصابعھم فی آذانھم] ''وہ اپنے کانوں میں انگلیاں ڈالتے ہیں۔''

پورے انگلی کی جز ہیں، تو یہاں کل کو جز میں استعمال کیا گیا اور قرینہ یہ ہے کہ پوری انگلیاں کانوں میں داخل نہیں ہو سکتی۔

س(116): مجاز کی اقسام کتنی ہیں؟

جواب: مجاز کی دو قسمیں ہیں: [۱]: استعارہ [۲]: مجاز مرسل

س(117): استعارہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: [الاستعارۃ ھی مجاز علاقتہ المشابھۃ]

''حقیقی و مجازی معنی میں علاقہ مشابہت ہو تو اسے استعارہ کہتے ہیں۔''

جیسے: [کتاب انزلناہ الیک لتخرج الناس من الظلمات الی النور]

[ای من الضلال الی الھدی]

س(118): مجاز مرسل کسے کہتے ہیں؟

جواب: اور اگر علاقہ مشابہت نہ ہو تو اسے مجاز مرسل کہتے ہیں۔

س(119): وہ علاقے کون کونسے ہیں؟

جواب: وہ علاقے یہ ہیں: سببیت، مسببیت، جزئیۃ، کلیۃ، حالیۃ، محلیۃ وغیرہ۔

س(120): استعارہ کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: استعارہ کی مندرجہ ذیل سات مشہور اقسام ہیں:

|۱|: مصرحہ |۲|: مکنیہ |۳|: تخییلیہ |۴|: ترشیحیہ |۵|: مطلقہ |۶|: اصلیہ |۷|: تبعیہ

س(121): استعارہ مصرحہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: مصرحہ: جس میں لفظ مشبہ بہ کو صراحۃ ذکر کیا گیا ہو اور مراد مشبہ ہو۔

س(112): استعارہ مکنیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: مکنیہ: جس میں مشبہ بہ کو حذف کیا گیا ہو اور مشبہ کے لوازمات کو ذکر کیا گیا ہو۔

س(123): استعارہ تخیلیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: تخیلیہ: جس میں مشبہ بہ کے لوازمات کو ثابت کیا جائے۔

س(124): استعارہ ترشیحیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: ترشیحیہ: جس میں مشبہ بہ کے مناسبات کو ذکر کیا جائے۔

س(125): استعارہ اصلیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصلیہ: جس میں مستعار/مشبہ/اسم غیر مشتق ہو۔

س(126): استعارہ تبعیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: تبعیہ: جس میں مستعار فعل یا حرف یا اسم مشتق ہو۔

س(127): استعارہ مجردہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: مجردہ: جس میں مشبہ کے مناسبات کو ذکر کیا جائے۔

س(128): استعارہ مطلقہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: مطلقہ: جس میں کسی قسم کے مناسبات کو ذکر نہ کیا جائے۔

س(129): مجازِ عقلی کسے کہتے ہیں؟

جواب: [هو اسناد الفعل اومافي معناه الى غير ماهو له عند المتكلم في الظاهر لعلاقة]

''فعل یا معنیٰ فعل کا غیر ماہولہ کی طرف اسناد کرنا متکلم کے نزدیک ظاہر حال کے مطابق کسی قرینہ کی وجہ سے۔''

س(130): کنایہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: [هي لفظ اريد به لازم معناه مع جواز ارادة ذلك المعنى]

''وہ لفظ جس کے ساتھ اس کا لازم معنیٰ مراد لیا جائے اور اصل معنیٰ کو مراد لینا بھی جائز ہو۔''

فنِ ثالث: علم البدیع

س(131): علم البدیع کی تعریف نوٹ کریں؟

جواب: [البدیع علم یعرف به وجوه تحسین الکلام المطابق لمقتضی الحال]
علم بدیع وہ علم ہے جس کے ذریعے اُس کلام کی وجوہِ تحسین پہچانی جائیں جو مقتضی حال کے مطابق ہو۔

س(132): محسنات کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: اس کی دو اقسام ہیں: [۱] محسنات لفظیہ [۲] محسنات معنویہ

س(133): محسنات لفظیہ کون کونسی ہیں؟

جواب: محسنات لفظیہ یہ ہیں:
جناس، سجع، قلب، عکس، تصدیر، تشریع، ائتلاف، موازنہ

س(134): محسنات معنویہ کون کونسی ہیں؟

جواب: محسنات معنویہ یہ ہیں:
طباق، جمع، طی ونشر، حسن التعلیل، ابہام، ادماج، ارسال المثل، توریہ، توجیہ، توشیع، تفریق، تقسیم، تجرید، مقابلہ، مراعاۃ النظیر، مبالغہ، مذہب، افتنان، استتباع، استخدام، استطراد

